نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے +

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۳ ۱ اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۴۳

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

تواریخ

- تواریخ کلیسیاء عہ
- تواریخ مذہب ۸ر
- تواریخ روم ۸ر
- تواریخ مصر ۸ر
- تواریخ یونان ۸ر
- مرقع روس ۸ر
- قدیم مسیحیوں کے حالات ۲ر
- حیات پولوس ۴ر
- حیات داؤد ۸ر
- جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اردو ۳ر

مفید حکائتیں

- رامپال سنگھہ رومن اردو ۸ر
- تلاش حق اردو۔ رومن اردو ۳ر و ۶ر
- دولت لازوال اردو ۳ر ۵ر ۸ر
- دولت لازوال رومن اردو ۸ر
- عزت بیمثال اردو ۳ر ۹ر ۸ر
- " رومن اردو ۸ر
- حالات جاپان ۲ر ۹ر ۶ر
- شریف بیبیاں ۳ر و ۹ر
- چندر لیلا ساد ھنی اردو ۲ر و ۶ر گورمکھی ار
- سیر ہند عہ
- وکیل کی سرگذشت ۶ر
- سورج پرکاش ۴ر و ۶ر مجلد ۱۲ر

ہندو مذہب کے متعلق

- ستیارتھہ پرکاش درپن اردو ۸ر
- سمپرو اے ۳ر و ۵ر
- ویدوں کی تعلیم ۱۰ر
- وشنو کے دس اوتار ۲ر
- ویدک تصنیفات ار
- ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے ۳ پائی
- ویدوں کی دیوتا پرستی "
- ویدوں کی ازلیت ۶ پائی
- پرستش حیوانات ا پائی
- تیرتھہ ۶ پائی
- اہل ہنود کے تیوہار "

دین اسلام کے متعلق

- اسلام میں مسیح اردو ۱ر
- خدائے اسلام ۲ر
- ینابیع القرآن ۳ر
- الکفارہ ر

بائبل یا قرآن ۱۰
مسیح ابن اللہ ۲ر
میزان الحق ۴ر
طریق الحیات ۲ر
کشف القرآن ۴ر
عقائد اسلامیہ ۱۰ر
ینابیع الاسلام ۸ر
ہدایت المسلمین ۸ر
تحقیق الایمان ۴ر
تواریخ محمدی ۴ر
تعلیم محمدی ۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام ۲ر
دعوت اسلام ۶ پائی
گنجینہ اسلام رومن ۸ر
بیگناہ نبی ۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل "
فارقلیط "
حضرت محمد "
انجیل شریف کی صحت و درستی "
اسمائے الٰہی "
خدا کے دس حکم "
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں "
مسیح یا محمد "
نماز "
سچا اسلام "
قرآن "
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا "
یسوع مسیح "
سورہ فاتحہ "
ہمارا شافع کون ہے "

ثمار شیرین ۵ر و ۱۲ر
ہمارا باپ ۲ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی "
انصاف کا دن "
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن ۳ر
اصلاح زراعت ۶ پائی
اصلاح اخلاق ۲ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۶ پائی
شادی کی بابت خیالات "
صنعت دستکاری ۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۶ پائی
اُردو کی پہلی کتاب ۱ر
اُردو کی دوسری کتاب ۲ و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب ۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا ۱ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی ۳ر
گورمکھی قاعدہ ۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال وجواب ۶ پائی
" پنجابی اُردو حروف "

دینی سوال وجواب رومن اُردو ۶ پائی
" گورمکھی "

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر ۱ر
" مرقس کی انجیل پر گورمکھی ۱ر
" لوقا کی انجیل پر ۱ر
" یوحنا کی انجیل پر ۱ر

مسیحیوں کے واسطے

تواریخ کلیسیا ۸ر
حل مشکلات حصہ اول ۶ر
تحقیق بائبل ۴ر
طالبان حق ۹ر
تواریخ بائبل ۶ر
حیات مسیح ۱۲ر
مسیح کا نمونہ ۸ر
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقائق ۴ر
راہ زندگی ۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن ۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر ۱۲ر
القاب مسیح ۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے؟ ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

متفرق کتابیں

اجنسن کروسو ۱ر + شعلہ و حصہ اول و دوم ۵ر
ماکوبولو کا سفرنامہ ۸ر + طریق دعا ۴ر
ابن جو اُردو ۸ر + طلائی شمعدان ۴ر
طبطن رفیق صلیب ۸ر روح سے معمور زندگی ۴ر

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ ۲۳ - اکتوبر ۱۹۱۴ء

گلدستہ اخبار

۱۸ اکتوبر لنڈن - گذشتہ چند ایام میں برٹش فوجوں نے شمال میں خاصی ترقی کی ہے اتحادیوں کے دشمن کو تیس میل سے زیادہ پیچھے ہٹا دیا۔

۱۹ اکتوبر لنڈن - پیرس کی ایک سرکاری خبر ہے کہ گذشتہ شب گیارہ بجے جرمنوں نے سینٹ ڈی پر دو سخت حملے کئے۔ مگر سخت نقصان کے ساتھ پسپا ہو گئے۔

۱۹ اکتوبر لنڈن - ڈیلی کرانیکل کا ایک گذشتہ کل کا نامہ مظہر ہے کہ جرمنوں نے کورٹائے چھوڑ دیا ہے - اور اس سڑک سے ہو کر نہایت افسردگی سے واپس جا رہے ہیں جو ٹورنائے سے ولنشیائنس - کمبرے اور سینٹ کوانٹین کو جاتی ہے - وہ اب ہار گئے ہیں - اور انتڑیوں کے درد سے بیمار ہو رہے ہیں - ان کے دیران جنگ بیمار اور کمزور ہیں اور بھوک سے مر رہے ہیں۔

پیرس میں اسبات پر شبہ کیا جاتا ہے - کہ جرمن ریلوے ربط ضبط جو مدینگ اور میزیرس کے ساتھ تھا - وہ منقطع ہو گیا ہے - اور صرف مونز کے خطوط جاری ہیں - حال ہی میں وہاں سخت بارش بھی ہوئی ہے - اور ہر دو فوجوں کے درمیان جو منطقہ ہے وہ دلدل بنگیا ہے۔

۱۹ اکتوبر مدراس - ٹائمز آف سیلون کے لندنی نامہ نگار نے ۱۵ تاریخ کو تار دی ہے کہ میدان جنگ کے مغربی تماشہ گاہ میں عام حالات اتحادیوں کے حق میں زیادہ مفید ہیں۔

جرمنی سرکاری خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جو برباد کن جہاز ڈچ ساحل سے پرے غرق کر دیئے گئے تھے وہ ایس ۱۱۵ و ۱۱۷ و ۱۱۸ اور ۱۱۹ تھے۔

جہاز نوردم جو بحری کان سے ٹکرا گیا تھا وہ اب ماسلوئیس میں آگیا ہے اس کے اگلے حصہ اور سکان پر قدرے نقصان آگیا ہے۔

پریمیر نے اعلان کر دیا ہے - کہ گورنمنٹ جنگ کے لئے صرف ۳۰۰۰۰ والنٹیر کو جنگ کے لئے تیار کریگی۔

سینیٹ نے ایک خاص جنگی ٹیکس پاس کر دیا ہے۔ جو ہر سال دس کروڑ ڈالر (دیکسو ملین ڈالر) فراہم کیا کریگی

ملک معظم نے محکمہ جہاز رانی کے لئے ایک نیا خاص خدمتی تمغہ منظور فرمایا ہے۔

کیپ پراونس کے شمال مغرب میں بوئیروں کے ایک کمنڈو نے کرنل مارٹز کے ماتحت بغاوت کر دی ہے اور جرمن کیساتھ مل گیا ہے۔

فرانسیسی صلیب احمر فنڈ کا چندہ جو کراچی فرنچ کونسل ایجنسی کو پہونچ گیا ہے۔ اس کی تعداد ۱۰۷۸ روپیہ ۶ ر ۶ پائی ہے۔

امپیریل وار ریلیف فنڈ کی بمبئی پریذیڈنسی شاخ کا چندہ اب ۲۲ لاکھ روپیہ سے زیادہ ہے۔

تار برقیات

۱۹ اکتوبر کلکتہ۔ ریاست دسپالا میں جو کھونڈ قوم نے بغاوت اختیار کی ہے۔ اُس کی بابت یہ کہا جاتا ہے۔ کہ پولیٹیکل ایجنٹ اس وقت دسپالا کے محل میں موجود ہے۔ ایک سو آدمی جو راجپوتوں سے تعلق رکھتے ہیں موٹر پر سوار کرکے جاکر فورٹ ڈیم سے دسپالا میں روانہ کردیئے گئے ہیں۔ اس بے چینی کی خبر کلکتہ میں گذشتہ سنیچر کی صبح کو پہونچی اور راجپوتوں کا ایک فوجی دستہ اُسی شام کو کھونڈ روڈ سٹیشن کو روانہ ہوگیا۔ دسپالا سے کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔

۲۰ اکتوبر کلکتہ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ موجودہ انتظام کے مطابق ہز اکسیلنسی دی گورنر آف بنگال ۲ نومبر کو دارجلنگ سے روانہ ہوکر ۳ نومبر کو مدناپور میں پہونچ جائینگے ۵ نومبر کو مدناپور سے روانہ ہونگے اور ۶ کو چنسورا پہونچکر اور ۷ کو وہاں سے روانہ ہوکر اسی روز تیسرے پہر کلکتہ میں وارد ہونگے۔

پہاڑوں پر سردی کے ابکی بار بہت زیادہ ہونے کی پیشین گوئی کی جاتی ہے۔ دارجلنگ میں گذشتہ برسوں کے ماہ اکتوبر کی سردیوں کی بہ نسبت اس سال کے اکتوبر میں بہت ہی زیادہ ہو رہی ہے۔

۲۵ یا اس سے زیادہ ریلوے جونیئر افسران ریلوے سے اور ۲۲ پی ڈبلیو ڈی سے فوجی محکمہ میں منتقل کردیئے گئے ہیں۔

جائینٹ سکرٹری کا دفتر۔ امپیریل انڈین ریلیف فنڈ اور ڈیسر ٹیگل لاج شملہ پر ۲۲ ماہ حال کو بند ہوکر دیسر انگیل لاج میں ۲۶ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو کھلینگے۔ تمام ضروری خط وکتابت ۲۲ سے ۲۴ تک فائنس ڈیپارٹمنٹ شملہ میں الف ڈبلیو جانسٹن کیساتھ کرنی چاہیئے۔

امپیریل انڈین ریلیف فنڈ میں کل چندہ اس وقت تک ۲۰۷۱۲۳۱۴ روپیہ ۱۲ آنہ ۹ پائی فراہم ہوگیا ہے۔

ڈاکٹر حسن سہراوردی جو اس وقت لندن میں ہیں سب سے پہلے ہندوستانی مسلمان ہیں جنہوں نے حال ہی میں ایف آر سی ایس کی ڈگری حاصل کی ہے۔

۱۹ اکتوبر لندن۔ رائیٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ بحر بالٹک میں ترکوں کی چھیڑ چھاڑ درست ہے گوبن اور برسلو جہاز بلغاری اور رومانوی ساحل پر منڈلاتے پھرتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ اُس میں باربرداری ریلا سے لائی جارہی ہے۔ بحر اسود میں سخت گولا باری کی خبر بھی موصول ہوئی ہے۔ روس نے جرمن کے دو سٹیمر گرفتار کرلئے ہیں۔

امریکن گورنمنٹ بڑی خبرداری سے اس امر کی حفاظت کررہی ہے کہ کہیں اُس کی غیر جانبداری فسخ نہ ہوجائے۔

۲۷ اکتوبر لندن۔ پیٹرو گریڈ۔ سرکاری طور پر اعلان کردیا گیا ہے کہ چونکہ خلیج فنلنڈ کے دہانے میں جرمنوں نے بحری کانیں ڈال چھوڑی ہیں اور روسی ساحل پر تارپیڈوں کا خطرہ ہے۔ اس لئے روسی گورنمنٹ نے بھی مجبور ہوکر خلیج ریگا سے لیکر جزائر آلنڈ تک سمندر میں بحری کانیں ڈالدی ہیں۔

۱۷ اکتوبر لندن۔ اسٹرڈم۔ سرکاری طور پر اعلان کردیا گیا ہے کہ جرمنوں نے فنگل گرزوندا وسٹنڈ پر قبضہ کرلیا ہے۔

۱۶ اکتوبر لندن۔ ایک امیر البحر کے حکم سے اٹورپ ۱۷ ہزار بحری فوجوں سے محصور ہے۔

۱۷ اکتوبر لندن۔ پیرس کا بیان ہے کہ جرمنی فوج جو مغربی بلجیم میں ہے۔ اوسٹنڈ تھورورٹ رولرس مینین خط سے آگے نہیں بڑھی ہراول کا سب سے بڑا حصہ مقابلتہً خاموش ہے۔ پیرس کے ممالک میں میسرہ پر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اتحادیوں کی فوج نے دریائے لیس کے بائیں کنارے پر شہر فلیور بے پر قبضہ کرلیا ہے۔

۱۸ اکتوبر لندن۔ پیرس۔ نیم شب کو ایک بیان شایع ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام متقدمتہ الجیش کے ساتھ ساتھ محض گولہ باری ہوتی رہی۔ میسرہ پر ترقی جاری ہے۔ ہم نے لِل کے جنوب مغرب میں مقام فرولمز لے لیا ہے۔ پیرس کھاڑی جو سمندر کو جاتی ہے۔ اس پر فرانسیسی بحری فوج نے جرمن کے ایک حملہ کو پسپا کردیا

۱۸ اکتوبر الہ آباد۔ ۱۷ اکتوبر کا پائنیر کا ایک تار جو ہمکو لندن سے موصول ہوا ہے راوی ہے کہ لندن میں یہ خبر پہونچی ہے۔ کہ فرانسیسیوں نے فتح حاصل کی اور جرمن کی چالیس توپیں چھین لیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

تجسم آلہی یا پرمیشور کا اوتار ہونا

کوئی بات محض وہم اور خیال سے وجود میں نہیں آیا کرتی۔ ہر ایک تصور یا بات یا تو واقعات اور اشیاء موجودہ سے مستخرج ہوتی ہے۔ یا ضرورت اُس کو پیدا کر دیتی ہے۔ اور جس قدر وہ ضرورت عام ہوتی ہے۔ اسی قدر وہ مروج اور عالمگیر بنجاتی ہے۔ جس قدر ضرورت کم ہوتی ہے اُسی قدر اُس کی شہرت اور رواج بھی محدود ہوتا ہے۔ تجسم آلہی یا پرمیشور کا اوتار ہونا یا نازل ہونا انسان کی ایک خاص روحانی ضرورت سے پیدا ہوئی ہے۔ جو اپنی وسعت میں عالمگیر اور اپنی اصلیت میں ناگزیر ہے۔ اور ضروری ہونے کی وجہ سے لابدی اور غیر منفک ہے۔ وہ ضرورت گناہ اور اُس سے بچنے میں انسان کی لاچاری اور بے بسی ہے جس قدر گناہ عالمگیر اور ناگزیر ہے اُسی قدر تجسم آلہی یا پرمیشور اوتار کی ضرورت بھی عالمگیر اور ناگزیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام قدیم مذاہب میں پرمیشور کے اوتار ہونے کی ضرورت اور ظہور ہر دو وقوع میں آئیں مثال کے طور پر ہم صرف ہندو مذہب ہی کا مختصر ذکر کرینگے۔ جس سے ہم کو بہت ہی قریبی تعلق اور اُنس ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے ہی ملک اور ہماری ہی قوم کی ضرورت اور ظہور ہے علاوہ ازیں ہندو مذہب سے ہمارے ہندوستانی بھائی خواہ وہ مسلمان ہوں خواہ ہندو خواہ عیسائی سب کے سب کم و بیش واقف ہیں۔ اور اُن کو اس سے بہت واسطہ پڑتا ہے اور ہندوؤں کا یہ دعوےٰ بھی ہے کہ اُن کا مذہب سب سے قدیم ہے۔ اور اُن کی کتابیں بہت ہی پرانے زمانہ کی ہیں لہٰذا ہم پہلے ہندو دھرم کے متعلق اوتار کی ضرورت اور وسعت کا اختصار بیان کرینگے۔

ہندوؤں میں تجسم آلہی یا پرمیشور اوتار کی تعلیم

ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں تجسم آلہی کا بیان قدیم ترین زمانہ سے چلا آتا ہے۔ اگرچہ مقاصد اور بواعث اکثر اوقات مختلف بیان ہوئے ہیں جنکا ذکر ہم آگے چلکر کرینگے تو بھی اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندو دھرم میں پرمیشور کے اوتار کی اشد ضرورت بتائی گئی ہے۔ رگوید اور اپنشدوں میں اُس زمانہ کے طرز اور طریق خیال کے مطابق بڑا مفصل طول طویل مگر ساتھ ہی اُس کے نہایت دقیق اور ژولیدہ بیان آیا ہے جس کی یہاں گنجائش نہیں۔ سب سے پہلے لکھا ہے کہ اُس واحد (تدایکم) سے کام یعنی خواہش پیدا ہوئی جو اوتار کا گویا پہلا قدم تھا پھر اُس سے پرجاپتی پیدا ہوا جو در اصل پرمیشور کا اوتار ہو جس سے یہ ساری دنیا بن گئی۔ اُسی کا نام برہما یا کاریہ برہم ہے۔ وہی وشواکرمن۔ ہرنیہ گربھ۔ وہی برہاسپتی دکش اور ادتی ہے۔ "رشی لوگ اُس کو مختلف ناموں سے پکارتے ہیں جو صرف واحد ہے"۔ (ایکن سد وپراہ بہودھا ودنتی) (پاوتن آتما تون۔ مورتے میا صورت ایک ہی ہے مگر شکلیں بہت سی) یہاں تجسم آلہی کی غرض خلقت پیدا کرنا ہی یعنی خلقت پیدا کرنے کے لئے اس تو برہم۔ ایکن (واحد) کو تجسم کی ضرورت پڑی اور اُس سے پرجاپتی یا برہما کا اوتار ہوا جس کے مذکورہ بالا اور ان کے سوا اور بھی بہت سے نام ہیں۔ اسی طرح اپنشدوں میں بھی ذکر آیا ہے کہ دنیا کی خلقت کے لئے برہم پرش یا پرجاپتی یا ہرنیہ گربھ بنا اور خلقت کو پیدا کر کے اُسمیں موجود اور ساری ہے اور تب ہی تو ساری مخلوقات اُس میں زندہ اور چلتی پھرتی رہتی ہے۔ اور وہی اُن سب کا سہارا ہے۔ بعد ازاں ہم اُس پرمیشور کے اوتار کا ذکر سمرتی میں پاتے ہیں۔ اور بھاگوت گیتا کا کرشن کہتا ہے کہ جب جب دھرم کی گلانی (زوال) ہوتی رہتی ہے اور ادھرم پیدا ہوجاتا ہے تب تب اے بھارت میں اپنے آپ کو خلق کرتا رہتا ہوں۔ سادھوؤں (نیکوں) کی رہائی اور بدوں کی ہلاکت کے لئے میں ہر یگ میں پیدا ہوا کرتا ہوں"۔ (یدا یدا ہی دھرمسیہ گلانر بھوتی بھارت ابھیتھانم ادھرمسیہ تدا تمانن سرجامی اہم پرتیرانائے سادھوناں وناشائے چ دشکرتام دھرم سمستھاپنارتھائے سمبھوامی یُگے یُگے) اسی طرح اور کئی ایک مقامات میں مرقوم ہے کہ پرمیشور کا اوتار ہونا اس لئے ہے کہ گناہ کو دور اور راستبازی قائم کرے۔ دیگر تمام امور متعلقہ کو چھوڑ کر ہم اسباب کو تحت نظر رکھیں کہ وہ بڑی بھاری غرضیں تھیں جن کی تکمیل کے لئے تجسم آلہی کی اشد ضرورت تھی یعنی سب سے پہلے خلقت کو پیدا کرنا اور پھر جب دنیا میں گناہ آگیا تو اُس کو بنی آدم میں سے بلکہ خلقت میں سے دور کرنا اور جو غرضیں تجسم آلہی سے متعلق متصور ہو سکتی ہیں۔ وہ سب

انہیں دونوں غرضوں میں مرکوز ہیں یا بعبارت دیگر انہیں سے مشتق اور مستخرج ہوتی ہیں جنکا ہم آگے چلکر حسب موقعہ ذکر کرینگے۔

سلیقہ اور محنت کشی

نہایت مشہور و معروف جراح سر فریڈرک ٹیر لویس کا بیان ہے کہ جس شخص میں کام کرنے کی قابلیت اور سلیقہ ہو اگر کوئی کام اُس کو ناپسند اور پھیکا بھی معلوم ہو تو بھی وہ اس کو ضرور ہی لیتا ہے کیونکہ سلیقہ اور لیاقت مثل ذاتی وصف کے اُس میں ہمیشہ موجود رہتا اور اُس کو برومند کرتا ہے۔ اُن کا بیان یہ بھی ہے کہ اگر تم میں کوئی عیب ہوا اور تم نے اُس کو تحقیق کر لیا تو یقین جانو کہ اس کے دفعیہ میں تم نصف کام کر لیا۔ اگرچہ تم اقبالمندی اور نصیبے کے منتظر نہیں تو بھی وہ تمہارا منتظر ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہاری تعریف کریں تو کام میں مشغول رہو اور اپنے جسم خیال اور اخلاق کو پاکیزہ رکھو اور راستی سے برتاؤ کرو۔ مجھے یقین ہے کہ زندگی میں اقبالمند ہونیکا انحصار جیسا کہ محنت کشی پر ہے۔ ویسا سلیقہ یا لیاقت پر نہیں محنت کرنا ایک بڑا جوہر ہے۔

جاپان کے جنرل نوگی کی پیشین گوئی

جاپان کے مشہور و معروف جنرل نوگی نے گذشتہ جاپان اور روس کی جنگ کے درمیان پورٹ آرتھر کے محاصرہ کے وقت اس موجودہ جنگ فرانس و جرمن کی بابت نہایت صفائی سے یوں کہا تھا۔

"مجھے یقین ہے کہ دنیا میں ایک جنگ عظیم واقعہ ہوگی۔ جس کا میدان جنگ کُل یورپ ہوگا اور فرانسیسی جرمن اور انگریزوں اور جرمنی کی حریفی کے سوال کا فیصلہ کر دیگا۔ اس آخری اور فیصلہ کُن جنگ میں فرانس اور جرمنی کی بلجیم کے میدانوں غالبًا واٹرلو کے نزدیک مڈ بھیڑ ہوگی یہی وہ مقام ہے جہاں بڑی بڑی افواج کا جو ایک دوسرے کے بالمقابل ہونگی اُن کا ارتقار ظہور میں آئیگا۔ اس وقت تو فرانسیسی اور جرمنی حدود ایسی مضبوطی کے ساتھ محفوظ ہیں۔ کہ ان دونوں میں سے کوئی اُن کے اندر جا نہیں سکتا۔ اس جنگ کے نتیجہ کی بابت مجھے بہت تھوڑا معلوم ہے۔ فرانس خشکی پر جرمنی کو ماریگا۔ اور انگلینڈ سمندر پر اُس کو کچلیگا۔ یہ جنگ یورپ کے لئے مدت دراز کے واسطے اور شاید ہمیشہ کے لئے آخری ہوگا۔ جرمنی ریاستیں اس جنگ میں سے اس قدر تھک اور ٹوٹ کر نکلیں گی اور ایسی خوف زدہ ہونگی کہ سوائے اس کے اُن کا کوئی اور چارہ نہ ہوگا کہ کوئی ایسی شرط معین کیجاوے کہ جس سے پھر ایسے نظارہ کی نوبت ہی نہ پہونچے"

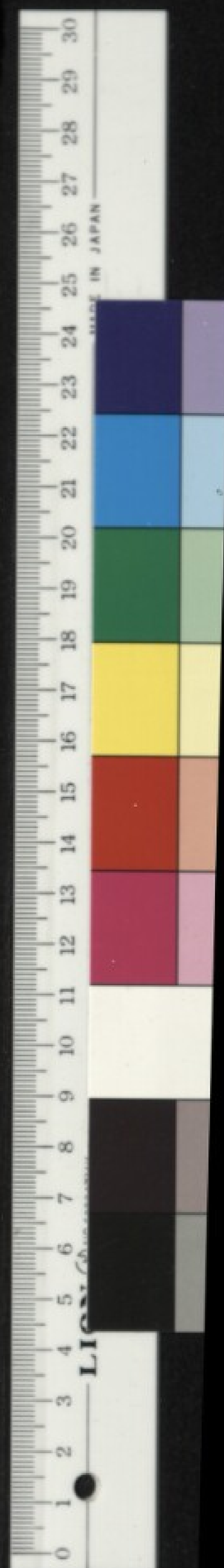
دیکھیں اس دوربین جنرل کی اس پیشینگوئی کا کیا انجام ہوتا ہے۔ جہاں تک تاحال نظر آرہا ہے۔ اس کا پہلا حصّہ تو مکمل ہوا نظر آتا ہے آگے کی خدا جانے مگر پہلے حصّہ کی تکمیل دوسرے حصّہ کی تکمیل کے ہراول ہی نظر آتی ہے۔

جنگ کی بابت ایک اور پیشین گوئی۔

کہتے ہیں۔ کہ جب قیصر جرمنی جوان تھے تو اُنہوں نے خانہ بدوش قوم کی ایک عورت سے مشورہ کیا۔ اس عورت نے قیصر سے کہا جرمنی کو ۱۹۱۴ع میں ایک جنگ درپیش آئے گی اور جب اُس پر وہ شہنشاہ حکمرانی کرے گا جو غلط طرف سے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے تو سلطنت جرمن برباد ہو جائیگی۔ اُس کا وارث تخت پر ہلاک ہو جائے گا۔ اب یہ تو ظاہر ہے کہ قیصر جرمن کا بازو چونکہ شکستہ اور کمزور ہے۔ اس لئے وہ گھوڑے پر اُلٹی طرف سے سوار ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر بوس وائنا میں

بنگال کے مشہور و معروف ڈاکٹر جنہوں نے دریافت کیا ہے کہ حیوانات میں بھی مثل انسان کے جیو (روح) ہے گذشتہ ماہ جون میں اُنہوں نے وائنا میں پودہ کے فزیالوجی (علم خواص الاشیا) پر ایک درس دیا۔ وائنا کے امپیریل یونیورسٹی فزیالوجیکل انسٹیٹیوٹ کے ڈائرکٹر صاحب اور پروفیسر اولش صاحب بھی سامعین میں حاضر تھے۔ اُنہوں نے ڈاکٹر بوس کی معلومات اور دریافتوں کی ضرورت اور اہمیت بیان کی۔ اُنہوں نے کہا کہ تحقیق کے طریق کے بارے میں یورپ ہندوستان کا ممنون اور مرہون ہو جس میں ڈاکٹر بوس بھی شامل ہیں۔ وائنا کے پلانٹ فزیالوجی (علم خواص النباتات) کے متعلق کئی ایک کام کرنیوالوں نے خواہش ظاہر کی کہ کلکتہ میں جو ڈاکٹر بوس کی لیبوریٹری ہے اُس میں ہم بھی ان طریقوں کی تعلیم پائیں واقعی ڈاکٹر بوس نے اپنی تحقیقاتوں سے ایک عالم کو حیرت میں ڈال رکھا ہے کہ نباتات میں جیو ہے۔ اگر واقعی نباتات میں ویسی ہی روح ہے جیسی انسان میں تو اسکے کچھ معنی ہیں



جیو دیا گتان پرسارک

کچھ عرصے سے اس نام کی ایک مجلس بمبئی میں قایم ہے۔ نام ہی سے اس کا کام بھی واضح ہوتا ہے یعنی جانوروں پر رحم کرنا اس کا فرض اعلےٰ ہے۔ اس مجلس کا مقولہ یہ ہے "دیادان سورگ کو جاتے ہیں اور ظالم نرک کو"۔ یہ مجلس اپنے فرض کو حتی الوسع کوشش اور محنت سے نباہ رہی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصص میں جو کالی دیوی پر بھینسے اور دیگر جانور چڑھائے اور قربان کئے جایا کرتے تھے۔ اس کی کوشش سے ان کا بخوبی انسداد ہو گیا ہے۔ اس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ سارا کام شاستروں کے خلاف ہے۔ خصوصاً ذیل کے علاقوں اور قصبات اور دیہات اور شہر میں یہ کام بالکل بند ہو گیا ہے (۱) علاقہ کاوی کے قریب ۱۳۰۰ گاؤں (۲) راجپوتانہ اور مارواڑ کے ۸۴ گاؤں اور جلود اور شیو گڑھ (۳) فیروزپور (۴) کانپور (۵) انبالہ (۶) بیکانیر (۷) چھوٹا اودے پور (۸) ترلہ اور دیگر شہر ان کے علاوہ ایک سو بیس سے بھی زیادہ دیسی ریاستوں نے اپنے علاقوں کے درمیان دسہرہ کے موقعہ پر جانور ذبح کرنے موقوف کروا دیے ہیں۔ مثلاً ریاست بڑودہ جموں اور کشمیر۔ جوناگڑھ۔ الور۔ بھرت پور۔ جام نگر۔ بھاؤنگر۔ خیرپور۔ گوندل۔ اندھان۔ کچھ۔ دھرنگاور۔ ونکانیر۔ موروی۔ راجکوٹ۔ بنسدا۔ پوربندر۔ لمباڈی۔ لوناواو۔ حشن گڈھ۔ گنتال گڈھ۔ پالنپور۔ ساچن۔ بھکتر۔ دھرم پور ان کے علاوہ سو سے زیادہ ریاستوں نے بھی جیو ہنسیا بند کر دی ہے۔ اسی مقصد سے ہر شخص سے التجا کی جاتی ہے کہ وہ جیو ہنسیا سے باز آویں۔

ہماری رائے میں اگر اس سے بڑھکر م ایک دوسرے کے نقصان سے پرہیز کیا جائے اور یہ مجلس اس بات پر زیادہ زور دیگی کہ بنی آدم کے ہر ایک فرد میں باہمی دوست اور خصوصیت کے ساتھ انسانی ہمدردی اور راستبازی۔ خون۔ زنا۔ چوری۔ غیبت اور محبت ہمدردی اور ایک دوسرے کی امداد کرنی۔ خون زنا چوری سے جو انسان کے نقصان ہیں بہت ہی پرہیز اور نفرت کیا جائے۔ اس کام میں وہ مجلس سر توڑ کوشش اور محنت اور روپیہ خرچ کرے تو جیو رکشا کی بہ نسبت زیادہ فایدہ اور آرام اور خوشی بنی نوع انسان کو حاصل ہوگی۔ یہ بنیادی بات ہو اگر انسان انسان ہی کا قصائی ہو تو حیوان کا کیوں نہ ہو۔ حیوانوں کے قصائی سے انسان کا قصائی زیادہ برا۔ بے درد اور گنہگار اور قابل نفرت ہے۔

خوشی کا دن

چرچ مشنری سوسائٹی کی مس نیوکوم صاحبہ فوچو۔ (فوکاین) واقعہ چین سے اخبار برٹش اوپیم ہارسٹ کو لکھتی ہیں کہ یکم مئی جمعہ کا دن یہاں فوچو میں ایک بڑا دن تھا۔ افیون کی تجارت بالکل بند ہو گئی۔ یہاں آگے کو بالکل افیون نہ آئے گی۔ اور ایک لاکھ والیعنی دس ہزار پونڈ (۱۵۰۰۰۰ روپیہ) کی افیون جو محکمہ محصولات میں پڑی ہوئی تھی جلا دی گئی ۔۔۔۔۔ ہم سب یہ نظارہ دیکھنے گئے۔ ہم نے افیون جلتی ہوئی تو نہیں دیکھی کیونکہ محصول خانہ میں (چنگی خانہ) جل رہی تھی۔ مگر ہم انٹی اوپیم ایسوسی ایشن میں گئے جہاں بڑا بھاری نظارہ تھا۔ پہلے ہم نے چارپانی نوش کیا۔ پھر اس ہال میں چلے گئے جہاں مجلس فراہم ہونے والی تھی۔ اس ہال کے مرکز میں ایک چینی جنٹلمین (مسٹر لن) کی بڑی مورت رکھی ہوئی تھی جس نے کنٹن کی ساری افیون سمندر میں پھینکوا کر افیون کے خلاف جنگ عظیم کی ابتدا کی تھی۔ حاضرین جلسہ اس مورت کو سارے شہر کے گرد جلوس بنا کر پھرے اور آگے آگے باجے بجتے جا رہے تھے۔ اسی مسٹر لن کا پوتا آج اس ایسوسی ایشن کا سردار ہے۔ بڑا بھاری مجمع اس وقت فراہم تھا۔ انگریزی اور امریکن مدرسوں کے لڑکے اس میں شریک تھے ہمارے لوگ تو اس ہال میں سما نہیں سکتے تھے۔ مگر سب اپنے ہاتھوں میں جھنڈے اور جھنڈیاں لئے ہوئے اس ہال میں ایک دروازہ سے آتے اور دوسرے سے نکلجاتے تھے۔ اس کے بعد ہر ایک مدرسہ اور کالج باری باری آتا اور اس ضیافت میں شریک ہوتا رہا۔ لڑکیوں کے کئی ایک مدارس کے وکلا وہاں موجود تھے جب پروگرام کا موسیقی حصہ ختم ہوا تو کئی ایک چینی شریف مستورات نے درس دیا۔ بعض بعض انگریز لیڈیاں بھی درس دینے کے لئے مدعو کی گئی تھیں۔ مگر وہ بہت ہی شرماتی تھیں۔ دو انگریز اور کئی ایک چینی شرفا نے بھی تقریریں کیں"۔

جنگ اور اس کے نتائج

تمام دیگر مخلوقات سے بڑھکر انسان کا دشمن اور ہلاکت کنندہ خود انسان ہی ہے۔ قدرت انسان کو ہلاک کرنے سے بعض وقت انکار کر دیتی ہے شیر کے چنگل اور دانت۔ شیر ببر کے تیز پنجے اور سانپ کے زہردار ڈنگ۔ ایک دوسرے کو ہلاک کرنے سے اغماض کرتے ہیں۔ مگر انسان ہی ایک مخلوق ہے جو انسان کو ہلاک کرنے کے لئے قسم قسم کے اور نہایت خوفناک اور درد انگیز ہتھیار بناتا اور طرح طرح کی ایجادیں بنی نوع انسان کو مارنے کے لئے کرتا ہے سچ ہے انسان کا بیری انسان ہی ہے ہم تو یہ خیال کرتے تھے کہ یورپ میں جو مسیحیت پھیل گئی ہے۔ اور گھر گھر اس کا ڈنکا بج رہا ہے۔ تو اس سے جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔ مگر افسوس کہ امید میں نا امیدی کا ظہور

ہوا اور یورپ کی بڑی سے بڑی اور زور آور سے زور آور طاقتیں صف آرا میدان کارزار اور فراہم بہ ارادہ پیکار ہو گئیں اور ایسی جنگ معرض ظہور میں آئی جس کو عالمگیر جنگ ہی کہنا بجا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت کوئی قوم کوئی ملک ایسا نہیں جو جوش میں نہ آئی ہوئی ہو۔ اور جہاں کوئی جنگ نہ ہو رہا ہو ساری طاقتیں اس جنگ میں پل پڑی ہیں۔ اور جنگ ایسی ہیبت ناک اور خونخوار ہو گئی ہے۔ کہ تاریخ میں اسکی مثال معدوم ہے۔

لیکن جب ہم اس عالمگیر جنگ کے نتائج پر غور کرتے ہیں تو ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جسم پر قشعریرہ پڑتا ہے۔ اس جنگ سے کس قدر گھر برباد ہو گئے ہیں۔ کس قدر عورتیں بیوا اور بچے یتیم ہو گئے ہیں۔ اور ابھی کس قدر گھر برباد اور عورتیں بیوا اور بچے یتیم ہونگے۔ آہ! کیسے کیسے جوان اور کیسے کیسے خوبصورت اور سڈول اور زور آور آن کی آن میں خاک میں مل گئے۔ اور ابھی اور خاک و خون میں تر نظر آئیں گے۔ یہ وہ جنگ نہیں ہے جس میں بوڑھے اور نحیف اور پژمردہ لوگ مرتے ہیں۔ بلکہ بڑے زور آور اور خوبصورت اور یگانہ جوان ہیں جو خاک اور خون میں پڑے تڑپ رہے تھے اور پڑے تڑپینگے آہ کیسی خوفناک اور برباد کن یہ جنگ ہے جس نے بلجیم کا ملک تہس نہس کر دیا اور فرانس و روس کو حیران و ششدر کر رکھا ہے بحر و بر دو اس کے خوفناک اور عبرت آموز منظر بن رہے ہیں۔ مدت ہوئی کہ کہا جاتا تھا کہ صلح اور امن کے ایام میں جوان اپنے بزرگوں کو دفن کرتے ہیں۔ مگر اب اس کے برعکس یہ نظر آتا ہے۔ کہ اس جنگ میں والدین اپنے بچوں کو دفن کر رہے ہیں۔ بالیقین یہ نہایت ہی افسوس کا مقام ہے۔ کہ اس جنگ سے نہ صرف حال ہی تاریک ہو رہا ہے۔ بلکہ استقبال بھی تاریک ہی نظر آتا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ افسوس صد افسوس! کہ رعایا بالکل بے خانمان اور بے سامان پڑی ہوئی ہے۔ تجارت۔ صنعت و حرفت زراعت اور ہر قسم کے کاروبار خاک میں مل رہے ہیں۔ رات دن لوگ فکرمند اور بھوک پیاس سے مر رہے ہیں۔ یہ حالت صرف انہی مقاموں کی نہیں بلکہ اس کا اثر دنیا کے تمام حصوں پر بہت بھاری پڑ رہا ہے۔ اس کا خطرہ ہر جگہ محسوس ہو رہا ہے ہر جگہ تجارت اور دیگر کاموں میں تنزلی اور بربادی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ جنگ جلد موقوف ہو۔ اور ساری دنیا میں صلح اور امن قایم ہو جائے۔

صلح اور امن کب ممکن ہے؟

جب تک کہ سب لوگ خدا کیساتھ میل نہ کریں تب تک نہ تو عالمگیر میل ملاپ کی توقع ہو سکتی ہے اور نہ ہی یہ اُمید ہو سکتی ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی سے اور ایک قوم دوسری قوم سے میل رکھ اور صلح کر سکے۔ جب سارے لوگ خدا کو پیار کرینگے اور یسوع مسیح کے ذریعہ سے جو صلح کا شہزادہ اور امن کا مالک ہے خدا کے ساتھ میل کرینگے تب وہ ایک دوسرے کو پیار کرینگے۔ اور تب ہی دنیا پر عالمگیر صلح اور امن قایم اور جاری ہوگا۔ یہ منشا اور ذریعہ مسیح کے تجسم ہی سے ظاہر ہے جس میں انسان اور خدا کا مجموعہ اور میل ہوا۔ خدا کے تجسم ہی سے انسان اور خدا میں میل ہوتا ہے۔ اور اسی طرح انسان انسان میں بھی میل ہوتا ہے عناد اور فساد اسی وقت اپنا ظہور دکھاتے ہیں جب آدمی مسیح سے جدا ہوتے ہیں یہی حالت یورپ کی بھی ہے۔ جبکہ اُس نے مسیح سے اعماض کیا اور مادہ پرستی میں پڑ گیا اور اپنے زور اور حکمت پر بھروسہ رکھنے لگا۔ تو نتیجہ یہ ہوا کہ یہ عالمگیر جنگ ظاہر ہو گئی۔ کاشکہ! یورپ کے بادشاہ اس صلح کے شہزادہ کی باتوں پر کان دھریں اور اس کے حکموں پر عمل کریں جو اس لئے دنیا میں آیا کہ خدا اور انسان کا میل ہو جاوے جس نے اپنی جان دی تاکہ اوروں کی جان بچ جاوے۔

جرمنی مظالم

اس جنگ کے موقعہ پر ایک کمیشن تیار کیگئی ہے۔ جو اُن مظالم کی تحقیقات کرتی ہے جو اہل جرمن نے بلجیم میں کئے ہیں۔ یہ امر نہایت ہی قابل نفرت اور افسوس ہے کہ ایک مسیحی بادشاہ ہو کر شاہ جرمن کی فوج جو خود بھی مسیحی قوم میں سے ہے۔ ایسے نفرت آمیز اور گناہ آلودہ کام کرے جو اُس کی شان کے شایاں نہیں تھے۔ نہ بحیثیت بادشاہ ہونے کے اور نہ ہی بحیثیت مسیحی ہونے کے۔

کہتے ہیں کہ جرمن سپاہ نے کئی ایک گاؤں میں عورتوں کیساتھ بہت ہی بُرا سلوک کیا۔ اور جبراً اُن کی عفت کو خاک میں ملایا حتیٰ کہ کمسن اور نازک لڑکیوں سے انہوں نے ناجائز سلوک کئے۔ بوڑھوں کو بڑی بیدردی سے زخمی کیا اور جبکہ ابھی وہ زندہ ہی تھے تو مٹی کا تیل ڈالکر جلا ڈالا۔ مردوں اور عورتوں کو بُری طرح سنگینوں سے زخمی کر کر کے مارا اور طرح طرح کی ایذائیں اُنکو پہنچائیں جنکا بیان کرنے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے جب جرمنی اس قسم سے لوگوں کے ساتھ سلوک کر رہا ہے تو اُس سے کیا ظاہر ہوتا ہے یہی کہ وہ مسیح سے بہت دور ہے۔ حتیٰ کہ تہذیب و اخلاق اور انسانی ہمدردی کو بھی اُس نے خیرباد کہدیا۔ افسوس! خدا اُس کو ہدایت کرے اور اُسکی آنکھیں کھولے تاکہ وہ ایسے افعال شنیع سے نفرت اور پرہیز کرے۔

بائیبل کی تاثیر

جیسے کہ آسمان سے بارش ہوتی اور برف پڑتی ہے اور پھر وہاں واپس نہیں جاتی۔ بلکہ زمین کو تر و تازہ کرتی اور اُس سے روئیدگی ہوتی ہے۔ ویسا ہی خدا کا کلام ہے کہ جو بے تاثیر نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنا مقصد اور مدعا پورا کرتا ہے۔ جہاں کہیں بائیبل گئی اور لوگوں نے صدق دل سے اُسے قبول کیا وہاں ہی وہ برکت اور خوشی کا باعث ہوئی انجیل واقعی خدا کی قدرت ہے جس سے ہمیشہ نیکی اور بھلائی پیدا ہوتی ہے۔ انجیل کے اصول تمام تہذیب اور اصل کامیابی کی بنیاد ہیں۔ کلیسیا ضوابط اور ترتیب کی طاقت ہے۔ کلیسیا کا خاص کام یہ ہے کہ وہ منادی کرے کہ راستبازی ایمان ہی سے ہے۔ اور کہ ایمان ہی کے ذریعہ خدا کو راضی کر سکتے ہیں۔ مسیحی کا صرف یہی فرض نہیں ہے کہ وہ مسیح پر ایمان لائے۔ بلکہ یہ بھی کہ وہ تسلیح پاکیزگی۔ دیانتداری سچائی اور قناعت سے زندگی بسر کرے۔ اور دنیا کو نمکین اور روشن بنائے کیونکہ وہ دنیا کا نمک اور نور ہے۔ ہر ایک کلیسیا وہ مرکز ہے جہاں سے سوسائٹی کو مطمئن پاک اور بابرکت کرنے کے لئے تاثیرات نکلتی ہیں۔ ہر مسیحی شخص اور کلیسیا کا فرض ہے کہ بائیبل پر غور اور فکر کرے اور اپنے فرائض کو اپنے اعمال سے تکمیل تک پہنچائے۔ خود پاکیزگی اور پرہیزگاری ایمان داری اور نیک سلوک سے زندگی بسر کرے اور دنیا کو اپنے نیک اثرات سے متاثر کرے اپنے مالک کو خوش کریں اور اُس کے جلال کو ظاہر اور اُس کی مہربانیوں کو آشکارہ کریں۔

مراسلات

سیالکوٹ کنونشن

میں اڈیٹر نورافشاں کا شکر گذار ہوں کہ اُس نے میرا پہلا مضمون ایک ہی پرچہ میں شایع کر دیا۔ میں نے وعدہ کیا تھا کہ اس کا دوسرا پہلو پھر لکھونگا۔ اڈیٹر صاحب کے شکریہ میں آج اپنے وعدے کو پورا کرتا ہوں۔

کنونشن گرجا نہیں کہ اُس کی عبادتیں اور وعظ گرجوں کے سے ہوں۔ گرجوں میں مقامی حالت کے مطابق پاسٹر اپنی کلیسیا کے واسطے وعظ کرتا ہے۔ اگرچہ اُس میں بھی بعض پاسٹر اسباب کا لحاظ نہیں کرتے۔ وہ ڈیوٹی پوری کرتے ہیں۔ اتوار آیا۔ وعظ کرنا ہے۔ کوئی آیت لے لی۔ اُس پر کچھ سُنا دیا۔ نہ تو کلیسیا کی حالت کا خیال ہوتا ہے۔ نہ اُس کی ضرورت کا۔ ہمارے پاسٹروں میں یہ بڑا بھاری نقص ہے ضرور ہے کہ اس کی اصلاح کی جائے۔ کنونشن کلیسیا جات کا مجمع ہے جہاں ہر حالت اور ہر درجہ کے آدمی ہیں اُن کے واسطے خاص قسم کے وعظ اور خاص قسم کا جوش درکار ہے۔ اور ایسے وعظ ہونے چاہئیں جو کم سے کم ایک دفعہ تو دلوں کو ہلا دیں۔ پلپٹ پر کھڑے ہو کر کھڑا جانا۔ اور ایسی سریلی بے ڈھنگی اور بناوٹی آواز سے وعظ کہنا کہ سننے والے نہ صرف اونگھنے لگ جاویں۔ بلکہ خراٹے بھی مارنے لگ جاویں۔ یہ ایک ایسی نامعقول حرکت ہے جس سے کلیسیا کے ساتھ بے وفائی کی جاتی ہے۔ جو لوگ دور دور سے خرچ کرکے آتے ہیں وہ مایوس ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ کنونشن عاشقان مسیح کا مجمع ہے جو اپنے محبوب کے دیدار کو آتے ہیں۔ اگر اُن کو کنونشن میں محبوب کی آواز سنائی نہ دے تو اُن کا جمع ہونا بالکل فضول ہوتا ہے۔ اکثر اس موقعہ پر ایسے وعظ سُنے جاتے ہیں جو گرجا کے معمولی وعظوں سے زیادہ موثر نہیں ہوتے اور نہ سُنانے والے کے دلی جذبہ کا اظہار ہوتا ہے۔

میں مانتا ہوں کہ وعظ کی تاثیر سامعین کی دلی حالت پر زیادہ موقوف ہے۔ مگر یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اگر کلام کا بیج ہی بوسیدہ ہو تو وہ کیا اُگیگا۔ اچھی زمین بھی اُس کی روئیدگی ظاہر نہیں کر سکتی۔

ایک زمانہ تھا کہ کنونشن میں شبانہ روز جے جے کے نعرے لگا کرتے تھے۔ اب یہ زمانہ آگیا ہے کہ نعروں کے بجائے تمام کنونشن میں حقوں کی گڑگڑ کے سوائے دوسری آواز کم سنائی دیتی ہے۔ کہاں تو دعاؤں اور آہوں کے بادل آسمان کو اُڑا کرتے تھے کہاں اب سگرٹ کے دھواں دھار بادل کے سوا اور کچھ کم دکھائی دیا۔ نہ کہیں گانے کی ٹولیاں بیٹھی دیکھی گئیں۔ نہ کلام کا تذکرہ۔ نہ گیان گوشٹی۔ خال خال کسی وقت کچھ نظر آیا۔ ان باتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جیسا خداوند فرماتا ہے کہ مجھے تجھ سے کچھ گلہ ہے کہ تو نے اگلی محبت چھوڑ دی۔ کیا یہ گلہ خداوند کا سیالکوٹ کنونشن سے تو نہیں۔ میرا خیال تھا کہ یہ کنونشن زمانہ کی جنگی حالت کے لحاظ سے کلیسیا کو بیدار کرنے کا اعلےٰ وسیلہ ہوگی۔ لیکن جنگ کے متعلق سوائے دعاؤں کے اور کوئی خاص تذکرہ نہ ہوا جس سے خداوند کی

آمد کی انتظاری کا جوش کلیسیا میں پیدا ہو گیا۔ بہر صورت جو کچھ ہوا بہت اچھا ہوا۔ خداوند آپ ہمارا مددگار ہے۔ اور وہ اپنے برگزیدوں کو جگا رہا ہے۔

خاموش دعاؤں کا وہ سلسلہ جو پادری ہائیڈ صاحب کے وقت ہوتا تھا کچھ کم نظر آیا۔ مگر دعا پادری پیٹرسن صاحب تو بار بار دعا میں لگے رہے۔ میرے جیسے سست الوجود بہت کم دعا کے کمرہ میں داخل ہوئے

کلیسیا اور خداوند کے واسطے غیرت کی روح بہت ایماندسوں میں کام کرتی نظر آئی جنکی آنکھوں سے آنسوؤں کی تار جاری تھی اور ان کے آنسو خشک نہیں ہوتے تھے۔ لیکن زیادہ گھٹا اسباب کا تھا۔ کہ موثر وعظ بہت کم ہوئے۔ جو کچھ ہوا اُس کے واسطے خدا کا شکر ہو۔ حمد و ثنا بھی اب کے کم ہوئی۔ انتظام زیادہ تھا۔ کوئی حرکت کمیٹی کے حکم کے بغیر نہیں ہو سکتی تھی۔ یہاں تک کہ اگر لوگوں کو مقررہ جلسوں کے علاوہ بڑے تنبوؤں میں خاص روحانی تذکرہ کے واسطے جمع کرنا چاہیں تو وہ بھی کمیٹی کی اجازت کے بغیر نہیں یہ انتظامی باتیں ہیں میں ان میں زیادہ دخل دینا نہیں چاہتا کیونکہ۔

گدائے گوشہ نشینی تو دا اغظا مخروش
رموزِ مملکتِ خویش خسرواں دانند۔

کھانے پینے کے انتظام کی درستی اور وقت پر ہر شے کا ملنا پادری گارڈن صاحب کی انتھک محنتوں کا نتیجہ تھا۔ جس کے واسطے وہ کمال شکریہ کے لائق ہیں۔ اور ہم سب اُن کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ بے چارے دن رات اس کام میں لگے رہتے تھے۔ دوڑ دھوپ ہر وقت اُن کو لگی رہتی تھی۔ خداوند اُنکو جزائے خیر دے۔

پادری مارٹن صاحب جو کنونشن کے چیرمین تھے۔ آپ نے اپنی خدمت کو خوب ہی نباہا۔ محنت محبت جانفشانی غیرت سے اپنی خدمت پوری کی۔ معلوم ہوا کہ وہ واقعی۔ اس خدمت کے لائق ہیں۔ خدا اُن کو سلامت رکھے۔

یہ دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوا کہ اے۔ پی مشن کے لوگ اور مشنری بہت ہی کم تھے۔ مشنری (اگر میں غلطی نہیں کرتا) تو شاید کوئی بھی نہیں تھا چرچ آف انگلنڈ کے لوگ اگرچہ گذشتہ سالوں سے کم تھے۔ تاہم بہت تھے۔ ضرور ہے کہ ہر ایک چرچ اس کنونشن کو اپنے چرچ کی کنونشن سمجھے۔ تاکہ ہماری برادری ایک ہو جاوے ہم سب خداوند یسوع کے نام پر اکٹھے ہوتے ہیں وہ اپنی کلیسیا کا مالک ہے۔ شوہر ہے۔ چاہیئے کہ اُس کی کلیسیا اپنے حسن و جمال (پاکیزگی) کو ایسا دکھائے کہ آفتاب صداقت کا جلال ظاہر ہو۔ تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے۔

دم از ممالک خوبی چو آفتاب زدن
ترا سزد کہ غلاماں ماہرودار ی۔

راقم:۔
واعظ۔

بنوں میں جلسہ

تاریخ چھ ماہ حال سی۔ ایم۔ ایس بنوں کے مسیحی بھائی و مشن اسکول کے طلبا و مدرس اسکول کے ہال میں جمع ہوئے۔ اس جگہ بندہ نے گورنمنٹ انگلشیہ کی خوبیوں کو ظاہر کیا اور پھر مجلس سے درخواست کی کہ چندہ دے کر ہم گورنمنٹ کا شکریہ ادا کریں۔ مدرسوں اور مسیحی بھائیوں نے اپنی اپنی تنخواہوں کا کچھ حصہ دینے کا وعدہ کیا۔ مگر طلبا کو کہا گیا کہ جو کچھ اُن کی مرضی ہے دیویں۔ یہ تمام روپیہ جناب پادری ایم ورگم۔ ایم۔ اے صاحب کو جو اس جلسہ کے صدر مجلس بھی تھے سپرد کیا گیا کہ وہ گورنمنٹ کو روانہ کر دیویں بندہ کی درخواست پر مشنریوں نے بھی چندہ دینے کا وعدہ کیا۔ مسیحی بھائی بڑے سرگرم تھے کہ گورنمنٹ کی خیر خواہی ظاہر کریں۔ صدر مجلس نے بندہ سے کہا کہ دعا فتح کے واسطے کر کے جلسہ کو ختم کریں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

یہ چندہ زخمی سپاہیوں کی مدد کے واسطے امپیریل فنڈ کو بھیجا جائیگا۔

راقم:۔
بی رام لعل۔ چوہڑہ

عبرت انگیز سانحہ
اور
حیرت انگیز واقعہ

تواریخ دنیا ایک ایسی خاموش عبرت انگیز کہانی ہے۔ جو ہم کو ہزار دو ہزار چار ہزار برس گذشتہ زمانہ میں بیٹھے بٹھائے لے جاتی ہے۔ اور دکھاتی ہے کہ دیکھو دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اگر تواریخ نہ ہوتی تو آج ہم دنیا کے واقعات دیکھ کر حیرت اور خوف میں ڈوب مرتے۔ جینا دوبھر ہو جاتا۔ مگر موجودہ زمانہ کے واقعات ہم کو تواریخ گذشتہ زمانہ میں بھی دکھا رہی ہے۔ کہ قیصر جرمن ہی دنیا میں ایسا نہیں ہے جس نے دنیا کے فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ اور کل عالم میں اکیلا بادشاہ ہونے کا مدعی ہوا۔ بلکہ اس سے پیشتر بھی ایسے ایسے جابر و ظالم گذرے ہیں جنہوں نے یہی تمنا کی اور زمین پر خون کی

ندیاں بہادیں۔ مگر مراد کو نہ پہونچے۔ اگرچہ کسی قدر اُن کو کامیابی ہوئی۔ مگر وہ سب حباب کی طرح اُٹھے اور دم زدن میں خاموش ہوگئے۔

اوّل سکندر اعظم جس نے ایسا ارادہ کیا۔ اور کسی قدر کامیاب بھی ہوا۔ مگر بگولے کی طرح اُٹھا اور خاک میں مل گیا۔

دویم جولیس سیزر۔ اُس نے بھی دنیا کے کسی قدر حصے پر لاثانی فتوحات حاصل کیں۔ اور معلومہ دنیا پر اپنا سکہ جمادیا۔ مگر وہ بھی آخرکار حسرت ہی میں مرگیا۔ ساری دنیا کو قابو میں نہ لاسکا۔

سوم نپولین۔ ایک معمولی سپاہی سے اپنی غیرمعمولی لیاقت سے بڑہتا بڑہتا تمام یورپ پر اپنا سکہ جمادیا۔ آخرکار سینٹ ہلینا کی کوٹھڑی میں یاس و حسرت میں گرفتار ہوکر قید میں مرگیا۔

چہارم زمانہ حال کا نپولین قیصر جرمن اسی اُمنگ اور اُمید پر دنیا کے مقابلہ پر کھڑا ہوگیا ہے اور اپنی فتوحات سے ایک عالم کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ ساری دنیا آرام و عیش میں زندگی بسر کررہی تھی۔ اگست گذشتہ سے پیشتر کسی کو وہم و گمان بھی نہ تھا کہ چند روز میں دنیا پر تباہی آنے والی ہے۔ دفعتہ جس طرح حاملہ کو درد شروع ہوتے ہیں دنیا درد میں مبتلا ہوگئی کسی کو فکر نہ تھی آرام سے گذر رہی تھی۔ آہ کیا سے کیا کچھ ہوگیا۔ خداوند یسوع نے جو فرمایا۔ کہ جاگتے رہو اور دعا مانگو۔ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وقت کیسا ہے۔ اب ہم نے اس آیت کی تفسیر دیکھ لی۔ کہ کس طرح بے فکری میں سارے جہان پر ایک آفت کا آسمان ٹوٹ پڑا ہے۔ غیب سے ایسا گولہ آن پڑا ہے۔ اور گرتے ہی ایسا پھٹا ہے کہ تمام سلطنتوں کو زخمی کردیا ہے۔ آرام و چین جاتا رہا۔ بے فکری عنقا ہوگئی۔ عیش و عشرت کے تمام سامان چشم زدن میں خاک میں مل گئے ہر ایک کو کھانے پینے کی فکر اور جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔

اے ناظرین یہ جنگ دنیا کے معمولی جنگوں میں سے نہیں۔ یہ ایک غیرمعمولی جنگ ہے۔ اس دنیا کا ایک اعلیٰ حاکم ہے جس کے ہاتھ میں دنیا کا انتظام ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ساری دنیا اُس کی تابعداری کرے اور تمام سلاطین اُس کے زیر فرمان رہیں اور کل قومیں اس کا عرفان پائیں۔ لیکن جب جب دنیا نے اُس احکم الحاکمین و سلطان السلاطین رب العالمین سے روگردانی کی دنیا کے عیش اور نفس کی خواہشوں کی پیروی کی تو اُس نے دنیا کو سزا دینا واجب سمجھا۔ تواریخ اسباب کی شاہد ہے کہ ایسا ہی ہوتا آیا ہے اور اب ایسا ہو رہا ہے۔ یورپ جو علم و ہنر کا مخزن اور بشارت الٰہی کا معدن تھا مادہ پرستی میں گرفتار ہوگیا۔ خدا کو فراموش کردیا۔ حقیقی دینداری عنقا ہوگئی۔ برائے نام اور وہ بھی ظاہر پرستی کا دین رہ گیا آخر اُس قادر مطلق کی غیرت جوش میں آئی اور اُس نے اپنے انتقام کا ایک سوٹا کھڑا کردیا کہ دنیا کو تنبیہ دے۔ اور وہ قیصر جرمن ہے۔ لیکن قیصر جرمن اپنی آزاد مرضی سے خود مختاری سے سب کچھ کر رہا ہے اور ایسے ایسے ظلم ڈھا رہا ہے جو خدا کی مرضی کے خلاف ہیں۔ لیکن وہ یہ نہ سمجھے کہ میں عالم میں کامیاب ہونگا۔ جس طرح نپولین ایک عرصہ کے واسطے کامیاب ہوا۔ مگر آرام سے بیٹھ کر چند روزہ بھی اُس کو سلطنت نصیب نہ ہوئی۔ کیا ہوا کہ جرمن نے بلجیم کو فتح کرکے اُس کا تہس نہس کردیا ہے۔ ابھی ہوا ہی کیا ہے ابھی تو آغاز ہے۔ انجام دیکھئے کہ اس کا کس مصیبت اور حسرت سے ہوتا ہے۔ شکست و فتح تو صاحب خدا کے ہاتھ میں ہے۔ مگر ظالم کو خدا انہیں چھوڑتا یہ جوش و خروش تا کجے آخر بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ چند روز میں پتہ لگ جائیگا۔ جرمن ایک سخت مصیبت میں گرفتار ہوتا جاتا ہے۔ چاروں طرف اس کا ملک گھر گیا ہے۔ برآمد و درآمد کے راستے بند ہوگئے ہیں۔ ایحتاج کا حاصل کرنا ناممکن ملک کی اندرونی پیداوار کب تک کام میں آسکتی ہے۔ بجز اس حال کہ جرمن جنگ میں شامل ہے۔ بونے اور کاٹنے والا کوئی نہیں۔ گھوڑے مارے جارہے ہیں۔ اور خوراک کے کام آرہے ہیں۔ جنگ اور قحط سالی اور وبا سے ملک پر ایسی تباہی آرہی ہے۔ کہ بلجیم کی فتح جرمنی کو سستی نہیں پڑیگی اور یہ اُس کو ایسی اُنگلی پڑیگی کہ ساتھ ہی جان نکلجائے گی۔ جس وقت شیر انگلستان کے ہتھے چڑھ گیا بس پھر اُس کا خاتمہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے فتح و نصرت شیر انگلستان کے نصیبوں لکھدی ہے۔ اور اُس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک مسیحی قوم ہے اور ہر جگہ عدل و انصاف سے حکومت کرتی ہے۔ الٰہی دبدبہ اور آسمانی سطوت اس کے شامل حال ہے۔

ہندوستان کے جہلا جو ذرا ذرا بات پر طرح طرح بے تکیاں ہانک رہے ہیں۔ نالائقی کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جرمن زبردست ہے۔ مانا کہ زبردست ہے۔ مگر کیا ہے۔ ابھی تک خاص طور پر شیر انگلنڈ سے مقابلہ نہیں ہوا۔ ذرا اپنے جہازوں کو تو پردہ سے باہر نکالے۔ پھر شیر انگلنڈ کے ہاتھ دیکھے۔ کہتے ہیں کہ جرمن کا ایک جہاز ہے ایمڈن اُس نے حیران کر رکھا ہے۔ سرکار کے کئی ایک جہاز غرق کردیئے ہیں لیکن کیا وہ مقابلہ پر بھی آیا ہے۔ دکن میں ایک تانتیا بھیل ایک ڈاکو تھا۔ کس عرصہ تک اُس نے پولیس کو حیران کر رکھا تھا۔ یہاں پنجاب میں ایک جیرو ڈاکو تھا۔ عرصہ تک مار دھاڑ کرتا رہا۔ مگر جب

مقابلہ پر آئے تو پھر کہاں رہے۔ ایمڈن ایک ٹگو ہے جو سمندر میں ڈاکے مارتا پھرتا ہے۔ سمندر پر پہرہ گر کا ناکا نہیں۔ ہزار ہا میل میں پھیلا ہے۔ آسانی سے وہاں ڈاکو گرفتار نہیں ہو سکتا۔ جس وقت مقابلہ پر آیا۔ بس اُس کا خاتمہ ہو گیا۔ راہ رو جہازوں کو لوٹ لینا اور ڈاکہ مارنا یہ بھی کوئی بہادری ہے۔ حوصلہ ہے تو مقابلہ پر آ کر دیکھ لے۔

اے ناظرین آپ روز روز جنگ کے واقعات دیکھ رہے ہیں۔ ضرور نہیں کہ میں اُن کا بیان کروں۔ ایک بات کا بیان کرنا ضروری اور لازمی ہے۔ اور وہ سب کے واسطے ہے کہ جنگ ہمارے واسطے عبرت اور خبردار ہونے کا وسیلہ ہونا چاہئے خدا کا ہاتھ اس وقت دنیا پر بھاری ہے اور یہ صرف گناہ کا سبب ہے۔ تو کیا آپ توبہ نہ کرینگے۔ خدا نے آپ کو مصیبت دی ہے۔ اغلب ہے کہ دنیا کے خاتمہ کا یہی آخری جنگ ہو۔ جو ساری دنیا پر جال کی طرح پھیل جائیگا۔ اور ہم اُس سے بچ نہیں سکتے۔ تو کیا لازم نہیں کہ ہم تیار ہو جاویں۔ کیونکہ جیسا خداوند مسیح نے فرمایا کہ خبردار رہو اور جاگتے رہو کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ وقت کیسا ہے۔ آج قبولیت کا وقت ہے۔ آج نجات کا دن ہے ع

توبہ کر اب بھی تو کہ در توبہ باز ہے

اور اے مسیحی بھائیو تم تاریکی کے فرزند نہیں کہ وہ دن تم پہ چور کی طرح آ پڑے تم نور کے فرزند ہو اس سے بفرمان خداوند اپنا سر اوپر اٹھاؤ۔ کیونکہ تمہارا چھٹکارا نزدیک ہے۔ دنیا کو تو دورہ لگ گئی ہے۔ اور اُس میں جینے کی طاقت نہیں۔ مگر تمہارے واسطے یہ جنگ خداوند کی آمد کا ہراول ہے۔ ہوش کرو۔ دیکھو آنے والا نزدیک ہے دیری نہیں کریگا۔ وہ فرماتا ہے کہ میں دروازے پر ہوں وہ اس جنگ کے ذریعہ ہر ایک کے دل پر کھٹکھٹا رہا ہے۔ جو دروازہ کھولدیگا۔ اُس کے دل کے اندر خداوند سکونت کریگا۔ اور وہی ارضی اور سماوی آفات سے بچ رہیگا۔ اگر خداوند مجھے موقعہ دے تو میں اسی کے متعلق ایک دوسرا آرٹیکل عبرت انگیز لکھونگا۔ جو مسیحی بھائیوں کے واسطے الارم کا کام دے گا۔ فی الحال یہی بس ہے۔

یہ عبرت ہے اہل نظر کے لئے

راقم:۔
واعظ۔

کوریا میں مسیحیت

ساتواں باب

ایک قوم کی تبدیلی

ڈاکٹر جیمس ایس گیل سے گفتگو

کوریا کے مشنری صاحبان میں ڈاکٹر جیمس ایس گیل صاحب جو شہر سیول میں مقیم ہیں۔ لوگوں کی زندگی اور ذاتی خواص کو نہایت اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اُنہوں نے کوریا میں بیس برس تک مسیحی کام میں سخت محنت کی ہے۔ وہ نہ صرف کوریا ہی میں بہت معزز ہیں۔ بلکہ سندی زندگی کے رقت انگیز قصوں اور کوریا کے لوگوں کے رسم و رواج کے دلکش بیان لکھنے کی وجہ سے تمام مسیحی ملکوں کے لوگ اُن کے بہت شکر گذار ہیں۔ اخبار ویز گارڈ ہرادل نام میں صاحب موصوف نے بڑی صفائی سے ظاہر کیا ہے کہ کس بہادری سے مشنری صاحبان نے کوریا کے ملک کو جو کہ ایک وقت میں دنیا میں سب سے جدا تھا بھوت پرستی کی تاریکی سے نکال کر خداوند یسوع مسیح کی انجیل کے پُر جلال روشنی میں لے آئے۔ کورین سکیچز نامی کتاب میں اُنہوں نے وہاں کے باشندوں کی معمولی طور و طریق کا ذکر کیا ہے۔

ڈاکٹر گیل صاحب اپنی سب سے پچھلی کتاب ان ٹرینزیشن کوریا۔ درحالت تبدیلی نامی میں بیان کیا ہے کہ سنہ ۱۸۸۰ء تک بھی سڑکوں کے کنارے پر ایسے نشان پائے جاتے تھے۔ جن پر لکھا ہوا تھا کہ اگر تم کسی غیر ملک کے شخص سے ملو تو اُسے مار ڈالو۔ اگر تم میں سے کوئی اُس سے دوستانہ طور سے پیش آوے تو وہ ملک کا خیرخواہ نہیں ہے سنہ ۱۸۸۰ء تک وہ لوگ کسی غیر ملک کے نام سے بھی واقف نہ تھے۔ تمام باہر کی قومیں وحشی خیال کی جاتی تھیں۔ اور کوریا کے لوگ اُن سے کچھ واسطہ رکھنا نہیں چاہتے تھے۔ لیکن یکبارگی کہیں سے حکم جاری ہوا کہ پھاٹکوں کو پورے طور سے کھولدو۔ اور کیا دیکھتے ہیں کہ مشنری صاحبان فوراً اندر آ گئے جب تک کہ وہ تیار نہ ہوئے ملک کے دروازے بالکل بند تھے۔ لیکن اب وقت آ پہونچا۔ زمانہ حال کی بڑی بڑی فوجیں کوریا میں گذر چکی ہیں۔ اور جہازوں کے بیڑے جن کے مقابلہ میں سپین کے بڑے بڑے آرمیڈہ کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ اُس کے ساحل کے گرد پھر چکے ہیں۔ اور دنیا کی سب سے بڑی بھاری لڑائی کی بندوقوں کی آوازوں میں اُن کی ملکی سرحد پر سے سنائی دیتی تھیں۔ اسی طرح خدا کے انتظام سے یہ ملک جو آج تک گمنام تھا دنیا پر ظاہر کیا جا رہا تھا اخبار نویس لڑائی کا حال لکھنے والے اور ملکی مورخین ہی اپنے بیانات کے ذریعہ سے اُن کو دنیا پر ظاہر نہیں کر رہے تھے۔ بلکہ خدا کے انتظام نے اُس کو دنیا کے سب سے

بڑے شاہراہ سے ملا دیا جو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوریا تمام دنیا کے لئے باطور مرکز استعمال کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر گیل صاحب اُن اشخاص میں سے ہیں جنہوں نے بائیبل کا ترجمہ کوریا کی زبان میں کیا ہے۔ نہایت مشہور ہیں۔ اس زبان کے حروف تہجی ہیں جس حال کہ جاپانی یا چینی زبانوں کی کوئی نہیں پر کوریا زبان کے حروف تہجی دنیا کی سب زبانوں سے زیادہ سادے اور آسان ہیں۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ خدا نے اس آسان حروف تہجی کو کوریا کی لوگوں کی نجات کا طریقہ بنایا۔ یہ حروف ۱۴۴۵ء میں عجیب ایجاد کیا گیا اور اس کے بعد جہالت کے زمانوں سے گذر کر اس وقت تک پہونچے جب اُن کی خاص ضرورت ہوئی۔ چونکہ وہ بہت آسان بھی وہ حقارت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے وہ اتنے آسان تھے کہ عورتیں بھی اسے ایک مہینے یا اس سے کچھ کم عرصہ میں سیکھ لیتی تھیں۔ خدا کے عجیب انتظام سے وہ صرف نئے عہدنامے اور دوسری مسیحی کتابوں کے لیئے پہلے سے تیار کئے گئے تھے۔ یہ خدا کا نہایت ہی بڑا بھید ہے کہ یہ زبان چار سو برس تک مردہ رہی اور اب وہ وقت آگیا جس میں کہ وہ زندہ ہووے اور خداوند یسوع مسیح کے عجیب کاموں کا ذکر اس میں لکھا جاوے کوریا کے باشندے نئے عہدنامے کی جلدیں مختلف جگہوں میں رکھتے ہیں۔ مستورات اپنے کمربندوں میں تیزی سے سفر کرنے والی۔ پہاڑی لوگ اپنی گٹھڑیوں میں۔ گاؤں کے لوگ اپنے طاقچوں میں۔

باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

از فکر طبع خاکسار جارج ملٹن تائب از بٹالہ ضلع گورداسپور

نگوں سرِش انسان ہوں نہیں ہے میری عادت میں	مجھے بدتر ہے جینا موت سے دنیا کی ذلت میں
بہت اکتا گیا دل کثرتِ نیرنگ عالم سے	یہی جی چاہتا ہے جا کے بیٹھوں کنج خلوت میں۔
دکھایا لامکانی نے تری امکان کا عالم	نہاں ہو کر بھی تو ظاہر ہے اپنی شانِ قدرت میں
لگا دل ماسوائے طاقتِ اغراض پیدا کر۔	طلسم بحر صحرا کا دکھا اپنے قصرِ حیرت میں۔
تجسس میں تری وہ لطفِ صحرانوردی کا	دعا ہے اور وحشت تو بڑھا دے دل کی وحشت میں
مٹے اہل نشاں زیر فلک سب بے نشاں ہو کر۔	ہوا کیا تھا سکندر فرد اپنی شان و شوکت میں

وہ خالق ایک ہے مخلوق جس کی مختلف تائب
مجھے کثرت نظر آتی ہے یاں ہر رنگ وحدت میں۔

دیگر

تری نادیدہ سے ہی ہوش تیرے ہوشمندوں میں	تجھے دیکھا کہاں کیفِ تاب باقی بے قراروں میں
صفا کر زنگ دل کو مصقلۂ نورِ ہستی سے	سکندر بنکے شامل تو بھی ہو آئینہ داروں میں۔
منقش طبع پہ کر رسم ساسانی کا سب نقشہ	امیری خوشہ چیں ہے اس گدا کے دانہ داروں میں
ترے ہی آتش دل کے ہیں کھلائے ہوئے شعلے	چمک سمجھا ہے جسکو تو مہ و خور اور تاروں میں
چھپائے کیوں نہ دامن میں ہر اشک کو میرے	یہ وہ موتی ہیں جو ملتے نہیں ہیں آبداروں میں
کمال ماہ جز گھٹنے کے حاصل ہو نہیں سکتا	اگر تو رتبہ چاہے تو ہو بیٹھ خاکساروں میں

بُرا ہے یا بھلا ہے بندہ درگاہ مولا ہے۔
نہ یہ رندوں میں ہے تائب نہ ہے پرہیزگاروں میں

تائب (لودیانوی)

غزل

رقم ہو وصف کیونکر اے خدائے عزوشاں تیرا
تو والا مرتبت ہے میں ہوں بندہ ناتواں تیرا

بہت کھوجا بہت ڈھونڈھا نہیں ملتا نشاں تیرا
ترا جویا کدھر جائے پتہ پائے کہاں تیرا

کرے بندا ہی کا دعوے حقیقت کیا ہے انساں کی
بھلا اس خاک کے پتلے سے کیا ہوگا بیاں تیرا

ترے ہی مطبخ رحمت سے ملتی ہے غذا سبکو
تو ہی رازق ہے اور محتاج ہر پیر و جواں تیرا

صلیب اوپر ہمارے واسطے تو خود ہوا قرباں
ہمارے واسطے خوں پہلوؤں سے تھا رواں تیرا

نہیں ہے اپنے اعمالوں سے کچھ امید بخشش کی
ولیکن ہے بھروسہ اے شفیع عاصیاں تیرا

اگر ہے موت کے سایہ کی وادی سامنے ذاکر
پریشاں دل نہیں تو مت ہو خدا ہے پاسباں تیرا

خادم الشعرا تھامس شرنگ ذاکر (میرٹھی)

غزل

(از قلم جناب منشی الائس داس صاحب آسا بریلوی)

شعاع جلوہ زیبا دکھا دیجئے دکھا دیجئے
مجھے اس ظلمت غم سے چھڑا دیجئے چھڑا دیجئے

طلب ہے ہوش کی وہ ہوش تیری رسم الفت ہو
محبت غیر کی دل سے بھلا دیجئے بھلا دیجئے

سرایت جان و دل میں جسکی ہو اب حق کی دم کرجائے
صبوح ساغر عرفاں پلا دیجئے پلا دیجئے

ہوا ہوں ہائے میں برباد دنیا کی محبت میں
مجھے تو اس کے ہاتھوں سے چھڑا دیجئے چھڑا دیجئے

پڑا پھرتا ہوں ٹھکراتا ہوا میں کوئے حسرت میں
نمود راہ استغنا دکھا دیجئے دکھا دیجئے

خطا سرزد ہے مجھ سے تو سراپا لطف گستر ہے
کرم سے بخشد سے میری خطا دیجئے خطا دیجئے

بنا ظلمت کدہ غم سے ہے یہ ویرانہ خاطر
رسا کے خانہ دل کو بسا دیجئے بسا دیجئے

غزل

گلشن میں خاص تیری دیکھی بہار ہم نے
الفت کو دیکھ تیری کیا پیار ہم نے

مدت سے آزمایا کوئی پر وفا نہ پایا
تجھ سے کیا ہے پیارے قول و قرار ہم نے

تیری چلیپا کل کو رہتی ہے یاد ہر دم
اس بے وفا لعیں سے کیا کنار ہم نے

رب کمال تو ہے صاحب جلال تو ہے
قدرت میں تیری دیکھا نقش و نگار ہم نے

گل نے مسیح کو پایا کامل یقین لایا
ہر کوچہ و گلی میں یہی پکار ہم نے

راقم ایم سی نزہت گل

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول من تصنیف ٹڈ ولے ابٹ صاحب۔ رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ و اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوم کے پڑھنے کیلئے پرتا ہر بچہ کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۸ر و +

انجیل برنباس من تصنیف عبد الاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی پادری سکسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱۲ار

خانداتی فرائض ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر ۸۰ر رومن ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا نظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنا دیں زندگی کی خوشی و [illegible] کہا دی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضموں پر ہر ایک مسیحی گھر رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح ہووے کتاب کی قیمت صد گمی فیمی ہے +

جغرافیہ بائبل یہہ کتاب [illegible] کی ہی [illegible] خاصکر نجو لوجیکل سمینریوں اور بائبل [illegible] اسکولوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہیئے ہر ایک مسیحی [illegible] ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہیئے قیمت فی جلد [illegible]

مسیح کی تعلیم من تصنیف [illegible] ایرس صاحب جسکو ڈاکٹر ولبو ہیٹلی صاحب نے ترجمہ کیا فارسی اردو۔ رومن میں بھی چھاپی گئی قیمت ۱۸۰ر و ر یہہ کتاب نہایت ضروری ہے ہر ایک مسیحی چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی ور گہرائی کا ظہور ہے +

دانی گری من تصنیف ڈاکٹر اید ا ان صاحبہ ساکن لودیانہ

من اردو عا فارسی اردو ۶ م یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہر۔ ہر ایک گھر میں اُسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اِسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمار داران یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال و میڈیکل سکولوں کیلئے سہی کتاب ہی ہر ایک گھرانے میں کیسی [illegible] فائدہ سے خالی نہیں ہے [illegible] یہہ کتاب دوبارہ چھپا ماریہ ہوگئی ہے +

صحت جسمی [illegible] نکری کتاب کا ترجمہ ہی جسکا نام ملخص ہے۔ کسعید علام [illegible] خان مشنری و ریمس اے ریلی کا اور نو محمد صاحب [illegible] گرہ صلع کا اور احسن محمد سسٹنٹ ہسپتال سے نظر ثانی کیگئی ایک کتاب حفظ صحت پر سادے طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا [illegible] اُسکی [illegible] کیسی ہم جانی ہیں۔ (۳) ہم ہوا کو کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) [illegible] ہیں [illegible] اکونکر صاف ہوتی ہر۔ (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہر [illegible] ہو کسطرح ملتی ہر۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اسے کسطرح استعمال ہیں۔ (۸) پانی کے پانی [illegible] ذریعہ یا طرف (۹) صاف پانی کسطرح ملسکتا ہی (۱۰) کسطرح خوراک جسم کو [illegible] رکھتی ہر (۱۱) صاف خول۔ (۱۲) [illegible] بناوٹ۔ (۱۳) قسم قسم کے کھانے (۱۴) [illegible] خوراک [illegible] (۱۵) ہدایت خوراک پر۔ (۱۶) چمڑا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا (۱۹) پھیپھڑے اور [illegible] (۲۰) دماغی اور کانی ورزش (۲۱) گھر و احاطے۔ (۲۲) ہوا کی مدوقت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) کار ل و قصے [illegible] بحر کے مقابل کیسے [illegible] (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں (۲۹) فصلہ نصیحت قیمت ۴ر +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۔۔ عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک ۔۔ ۱۱ ؍ ۹
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک بعد ۔۔ ہے
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔۔ ۔۔ ۵ ہے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے ؍	صر	ہلے
چوتھائی کالم	صہ	ہلے	للعہ ۱۱
نصف کالم	ہلے	للعہ ۱۴	عہ ۲۵
پورا کالم	للعہ ۱۴	عہ ۲۵	للعہ ۴۰
پورا صفحہ	للعہ ۴۰	عہ ۷۰	۱۰۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ؍ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری ۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں ۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے ۔ (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہیے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا ۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا ۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے ۔ چاہیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذ پر ہوں ۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جسکے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ و مکمل بنانیکی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۴ ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالبعلم صرہ ماہوار
" " اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار
" " اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزان قیمت پر تیار ہوتا ہے ۔ علاوہ ازیں جن رکشا کرہ کونول و ڈکیرام وغیرہ بھی تیار رہتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے اعہ تک

قیمت کرہ کونول لعہ عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ سالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اس میں کل عیسائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریدار کے ۱۲ سے ۱ تک ہیگا نمونہ منیجر مخزن مسیحی فتحپور ہسوہ یوپی سے طلب کر سکتے ہیں +

کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹیڈ لاہور

جو کہ پہلے پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا
جاری شدہ ۱۸۴۷ ء رجسٹرڈ شدہ ۱۹۰۹ ء

ہندوستان میں اس قسم کا یہ پرانا فنڈ ہے جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کیلئے جاری ہے اس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہے بیواؤں اور یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہے نئے انشورنش ایکٹ کے مطابق ۲۱۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا رہیگا جبتک کہ رقم دو لاکھ تک نہ پہنچ جائے اس میں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آسکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچوں کے وظیفہ کی پالیسیاں ۔ نرخ بہت کم رکھا گیا ہے تا کہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس میں شامل ہو سکے +

خواہ اردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کریں +

بخدمت منیجنگ ڈائرکٹر
کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹیڈ انارکلی ۔ لاہور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں چھپتے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اسمیں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگرچہ پانچ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ ؍ چارج کیا جاتا ہے ۔ درخواستیں کثرت سے آ رہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے ۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے نمونہ ۲ ؍ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے ۔ باغ دل کے پچھلے نمبر ہر ایک نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہیئں +

پادری ای ۔ ایم ویری صاحب ڈی ۔ ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ۔۔ ۔ چھپا +